

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ



موجودہ حالات میں ہندوستانی مسلمانوں کے لیے

## راہِ عمل

حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندوی،

حضرت مولانا مدظلہ العالی کے اس مضمون کو نہایت غور سے پڑھنے کا اہتمام کریں بلکہ اس کو اپنے محلہ کی مسجد میں سنانے اور عوام کو اس میں کہی گئی باتوں پر عمل کرنے کی ترغیب دیں، ہو سکے تو اس کی فوٹو اسٹیٹ کا پیالہ کر کے تقسیم بھی کریں۔ اگر کوئی صاحب اس کو پمفلٹ کی شکل میں چھاپ کر تقسیم کرنا چاہیں تو اس کی بھی اجازت ہے۔ — ادارہ —

اَحْمَدُ لِلّٰهِ وَحْدَهُ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنْ لَا نَبِيَّ بَعْدَهُ

اس وقت پورا عالم اسلام خاص طور پر ہمارا ملک ہندوستان (جو صدیوں تک اسلامی اقتدار، عزت و شرف اور اسلامی علوم و فنون کا گزرا ہے،

اور جہاں الہی زبردست اصلاحی تحریکیں، مصلحین اور علمائے ربانیئین  
 پیدا ہونے لگیں دعوت و اثرات عالم اسلام کے دور دراز ملکوں تک پہنچا  
 ایک ایسے آزمائشی دور سے گزر رہا ہے جس کی نظیر گذشتہ تاریخ میں  
 صدیوں تک نہیں ملتی۔

اس دور آزمائش میں مسلمانوں کا صرف ملی تشخص، دین کی دعوت  
 و تبلیغ کے مواقع و امکانات اور ملک و معاشرہ کو صحیح راستہ پر لگانے  
 اور اس کائنات کے خالق و مالک کی صحیح معرفت اور عبادت اور دین صحیح کی  
 طرف رہنمائی کی صلاحیت اور استطاعت تو بڑی چیز ہے کم سے کم اس  
 ملک ہندوستان میں ان کی زندگی کا تسلسل، جسمانی وجود، عزت و آبرو  
 مساجد و مدارس، اور صدیوں کا دینی و علمی اثاثہ اور قیمتی سرمایہ بھی خطرہ  
 میں پڑ گیا ہے۔

وہ نہ صرف دور دراز قصبات اور دیہاتوں میں بلکہ بڑے بڑے  
 مرکزی شہروں میں بھی جہاں وہ بڑی تعداد میں بستے ہیں۔ اور مستاز  
 صلاحیتوں، ذہنی امتیازات اور مہارتوں کے مالک ہیں۔ کچھ عرصہ سے  
 خوف و ہراس کی زندگی گزار رہے ہیں اور کہیں کہیں اس کا نقشہ  
 بعینہ وہ ہو گیا ہے جس کی تصویر قرآن مجید نے اپنے بلیغ و معجزانہ الفاظ  
 میں اس طرح کھینچی ہے۔

صَبَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ وَصَاقَتْ

عَلَيْهِمْ اَلْفُسُھُمْ — (سورہ توبہ آیت ۱۱۸)

(توجہ) مذہب اپنی ساری وسعتوں کے باوجود ان پر تنگ ہو گئی  
اور انکی جانیں بھی ان پر دو بھر ہو گئیں۔

اس صورتِ حال کی اگر کوئی مثال پھلی تاریخ میں مل سکتی ہے تو وہ  
ساتویں صدی ہجری (تیرہویں صدی عیسوی) میں تاتاریوں کا ترکستان، ایران  
و عراق پر حملہ ہے جس نے شہر کے شہر بے چراغ اور تودہ خاک بنا دیے تھے  
اور عالم اسلام کی چولیس ہل کر رہ گئی تھیں لیکن وہ ایک نیم وحشی قوم کی فوجی  
یلغار تھی جس کے ساتھ کوئی دعوت، تہذیب، فلسفہ، مذہبی نفرت و تعصب  
اور جسمانی و معنوی نسل کشی (CULTURAL GENOCIDE) کا مفہوبہ  
یا ارادہ نہ تھا، اور نہ ہی وہ کسی متوازی تہذیب و فلسفہ کے حامی تھے،  
اس وقت خوش نصیبی سے وہ اہل دل، صاحبِ روحانیت، دین کے مخلص  
اور صاحبِ تاثیر مبلغ و داعی موجود تھے جن کے اثر و صحبت سے پوری  
تاتاری قوم (جو لاکھوں کی تعداد میں تھی) اسلام کے حلقہ بگوش ہی نہیں دین  
حق کی محافظ و علمبردار بن گئی۔

اور اُس نے متعدد وسیع و زبردست اسلامی سلطنتیں قائم کیں  
مشہور مورخ پروفیسر (T.W. ARNOLD) اپنی کتاب دعوتِ اسلام  
(PREACHING OF ISLAM) میں لکھتا ہے :  
” لیکن اسلام اپنی گذشتہ شان و شوکت کے خاکستر سے

سلام نے انہیں وحشی مخلولوں کو  
پر کوئی ظلم اٹھانہ رکھا تھا، مسلمان

، طور پر جن ملکوں میں مسلمان عددی اقلیت  
، واقفدار کے منصب پر فائز رہ چکے ہیں،  
مختلف اور زیادہ نازک ہے۔ یہاں انکی تاریخ  
تحت) اس طرح مرتب اور پیش کی گئی ہے  
اور اسوقت اسی جذبہ پیدا کرنے کی بھرپور

ملکوں کی سیاسی قیادتوں یا وقتی پیش آمدہ  
ماندگی کرنے والی تنظیموں اور جماعتوں نے  
اندیشی اور نام و نمود حاصل کرنے کے شوق  
، غلطی کی، وہاں مسلمان شدید مذہبی منافرت  
رائی (CONFRONTATION) کا  
پیم، صحافت (PRESS) اور ابلاغ عاتہ  
(کے ذریعہ مسلمانوں کی آئندہ نسل کو اولاً  
کار بنانے کا منصوبہ بنایا گیا اور اسکا سلسلہ

۱۰ T. W. ARNOLD, THE

\*ISLAM LONDON, 19.

مشرع ہو گیا ہے۔  
 یہ حالات یقیناً نہ صرف ایمانی و مذہبی غیرت اور پختہ دینی شعور رکھنے والوں کے لیے بلکہ حالات پر سطحی نظر رکھنے والے عام مسلمان کے لیے بھی جو گرد و پیش کے حالات کو دیکھتا، اخبارات پڑھتا اور خبریں سنتا ہے سخت تشویش انگیز ہیں۔ وہ کبھی مایوسی اور بعض اوقات حالات کے سامنے سپرانداز ہو جانے پر بھی آمادہ کرتے ہیں۔

لیکن اُس خدائے واحد پر ایمان رکھنے والے مسلمان کے لیے جس کے ہاتھ میں اس کا رکانہ عالم کی ڈور ہے اپنے دین کا محافظ، حق کا حامی، مظلوم کی مدد کرنے والا، پامال اور خستہ حال کو اٹھانے والا، اور سرکش و متکبر کو نیچا دکھانے والا اور جس کی شان ہے کہ **أَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْأَمْرُ** (دیکھو سب مخلوق بھی اسی کی ہے اور حکم بھی اسی کا چلتا ہے)، کوئی انقلاب اور تیز حال ناممکن نہیں۔ اُس خدائے واحد کے بارے میں مسلمان شہادت دیتا ہے کہ ۱۔

قُلِ اللَّهُمَّ مَلِكُ الْمُلْكِ تَوْتِي الْمُلْكِ مَنْ  
 تَشَاءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَاءُ وَتُعْزِزُ  
 مَنْ تَشَاءُ وَتُزِيلُ مَنْ تَشَاءُ بِيَدِكَ الْخَيْرُ  
 إِنَّكَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ تُولِجُ اللَّيْلَ  
 فِي النَّهَارِ وَتُولِجُ النَّهَارَ فِي اللَّيْلِ

وَتُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَتُخْرِجُ الْمَيِّتَ  
مِنَ الْحَيِّ وَقَدْ ذُقَّ مِنْ لَشَاءٍ بَعِيْرٍ  
حَسَابٍ لَهُ

(ترجمہ) ”کہو اے خدا (اے) بادشاہی کے مالک تو جس کو چاہے  
بادشاہی بخشے اور جس کو چاہے بادشاہی چھین لے اور جس کو  
چاہے عزت دے اور جسے چاہے ذلیل کرے ہر طرح کی  
بھلائی تیرے ہی ہاتھ ہے اور بیشک تو ہر چیز پر قادر ہے  
تو ہی نجات کو دن میں داخل کرتا ہے اور تو ہی دن کو نجات  
میں داخل کرتا ہے، تو ہی بے جان سے جاندار پیدا کرتا  
ہے اور تو ہی جاندار سے بے جان پیدا کرتا ہے اور تو ہی  
جس کو چاہتا ہے بے شمار رزق بخشتا ہے“

ایک ایسے موقع پر جب ایک مفتوح و مغلوب قوم کے غالب آنے  
اور ایک فاتح اور غالب ملک کے بارے میں مغلوب ہونے کی نہ کوئی  
اسید تھی نہ کوئی پیش گوئی کی جرات کر سکتا تھا۔ قرآن مجید میں صاف  
فرمایا گیا :

لِلَّهِ الْأَمْرُ مِنْ قَبْلُ وَمِنْ بَعْدُ  
وَلْيَوْمَئِذٍ يَفْرَحُ الْمُؤْمِنُونَ بِنَهْزِ اللَّهِ

۱۰ سورۃ آل عمران آیت، ۲۶، ۲۷۔

يَنْصُرُ مَنْ يَشَاءُ وَهُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ

(ترجمہ) پہلے بھی اور پچھلے بھی خدا ہی کا حکم ہے اور اس روز مومن خوش ہو جائیں گے خدا کی مدد سے وہ جسے چاہتا ہے مدد دیتا ہے اور وہ غالب اور مہربان ہے ۱۱

۱۱ (سورۃ روم آیت ۴)

ساتویں صدی مسیحی کے آغاز میں ساسانی مملکت "ایران کے بازنطینی سلطنت روم و شام و مصر اور مشرقی یورپ پر مکمل غلبہ پانے کے بعد اس کی سپاہی اور کسٹ اور رومیوں کے غلبے کی طرف اشارہ ہے ۱۱۵ ہجرت نبوی اور ۶۱۴ء میں رومۃ الکبریٰ کی عین اس حالت نزع میں قرآن نے پیشین گوئی کی کہ رومی نو سال کے اندر غالب ہو جائیں گے اور ایسا ہی ہوا یورپین مورخ ایڈورڈ گیبن (EDWARD GIBBIN) لکھتا ہے :

” محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے ایرانی فتوحات کے عین شباب میں پیشین گوئی کی کہ چند سال کے اندر اندر رومی جھنڈے دوبارہ فتح کے ساتھ بلند ہوں گے۔ جب یہ پیشین گوئی کی گئی تھی اس سے زیادہ بعید از قیاس کوئی بات نہیں کہی جاسکتی تھی کیونکہ ہر قتل کے ابتدائی بارہ سال سلطنت روم کی قریبی تباہی اور خاتمہ کا اعلان کر رہے تھے“

(DECLINE AND FALL OF THE ROMAN EMPIRE)

ساریچ زوال و فتنہ ۲ ص ۱۴، مطبوعہ ۱۸۹۰ء

لیکن اس تبدیلی حال اور اس خطرہ سے بچنے کے لیے جو اب مشاہدہ و تجربہ کی شکل میں آگیا ہے کچھ خدائی قانون، اس کے بھیجے ہوئے آخری پیغمبر انسانیت کی تعلیمات اور خود اس کا مسوہ اور سنت اور اسکے تربیت یافتہ اصحاب کا ملین کا نمونہ و عمل ہے۔

پیش نظر مقالہ میں قرآن و حدیث، سیرت نبویؐ اور اسوۂ صحابہؓ کی روشنی میں چند شرائط و ہدایات کو پیش کیا گیا ہے۔

① — اس وقت دنیا کے تمام مسلمانوں اور خصوصیت کے ساتھ

ہندوستان کے مسلمانوں کا سب سے پہلا فرض اور ضروری کام رجوع الی اللہ انابت، توبہ و استغفار اور دُعا و ابتهال (گریہ و زاری) ہے۔ قرآن مجید کی صریح آیت ہے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ  
وَالصَّلَاةِ إِنَّ اللَّهَ مَعَ الصَّابِرِينَ ٥٤

ترجمہ: ”اے ایمان والو! مدد حاصل کرو صبر اور نماز سے بیشک اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔“

ایک دوسری آیت میں فرمایا گیا،

أَمَّا حُجُبُ الْمُنَظَرِ إِذَا دَعَا وَيَكْشِفُ  
السُّوءَ وَيَجْعَلُكُمْ خَلْفَاءَ أُولَٰئِكَ ٥٥

۵۴ سورۃ بقرہ، آیت ۱۵۳ - ۵۵ سورۃ نمل، آیت ۶۲۔

(ترجمہ) ”بھلا کون بیقرار کی التجا قبول کرتا ہے جب وہ اُس سے دُعا کرتا ہے اور (کون اس کی) تکلیف دور کرتا ہے اور (کون) تم کو زمین میں (انگلوں کا) جانشین بناتا ہے،“  
دوسری جگہ فرمایا گیا ہے :

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا تَوَلُّوْا الْحَاكِمَ اللّٰهُ  
تَوْبَةً لِّصُوحَا عَسَىٰ رَبُّكُمْۤ اَنْ يَّكْفِرَ عَنْكُمْ  
سَيِّئَاتِكُمْ - (سورہ تحریم، آیت ۸)

(ترجمہ) ”اے ایمان والو! اللہ کے آگے سچی توبہ کرو و عجب  
کیا کہ تمہارا پروردگار (اسی سے) تمہارے گناہ تم سے  
دور کر دے،“

خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول مبارک تھا کہ ذرا بھی کوئی  
پریشانی کی بات پیش آتی تو فوراً نماز کے لئے کھڑے ہو جاتے اور  
دُعا میں مشغول ہو جاتے۔

حضرت حذیفہؓ روایت کرتے ہیں ؛  
كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
اِذَا حَزِبَتْهُ اَمْرٌ صَلَّى - (ابوداؤد)

(ترجمہ) ”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب پریشانی کی بات پیش آتی  
تو آپ نماز شروع کر دیتے،“

حضرت ابوالدرداءؓ کی روایت ہے :  
 كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ  
 إِذَا كَانَ لَيْلَةً رِيحٌ شَدِيدَةٌ كَانَ مَفْرَعَةً  
 إِلَى الْمَسْجِدِ حَتَّى تَسْكُنَ الرِّيحُ وَإِذَا حَدَثَ  
 فِي السَّمَاءِ حَدَثٌ مِنْ خُسُوفِ شَمْسٍ  
 أَوْ قَمَرٍ كَانَ مَفْرَعَةً إِلَى الصَّلَاةِ حَتَّى  
 يَنْجَلِيَ - (الطبرانی فی الکبیر)

ترجمہ (۱) رسول اللہ ﷺ کی عادت مبارکہ تھی کہ جب  
 تیز ہوا والی رات ہوتی تو آپ کی پناہ گاہ مسجد ہوتی۔ آپ  
 وہاں اُس وقت تک تشریف رکھتے کہ ہوا ٹھہر جاتی۔ اگر  
 آسمان میں سورج یا چاند کو گہن پڑتا تو نماز ہی کی طرف آپ کا  
 رجوع ہوتا اور آپ اس وقت تک اس میں مشغول رہتے  
 کہ گہن ختم ہو جاتا ،،

اس بنا پر اس وقت دعا و مناجات، تلاوتِ قرآنِ پاک، خاص  
 طور پر اُن آیات اور سورتوں کی تلاوت کا اہتمام کیا جانا چاہیے جن میں  
 اَمِنْ وَاٰمَانَ اور فِج و نَصْرَتِ كَا مَضْمُونِ آيَا سِ مَثَلًا اَلَمْ تَرَ كَيْفَ .....  
 لِاِيْلَفِ قَوْلِيْسِيْبِ ..... اور آيْتِ كَرِيْمِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ  
 اِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِيْنَ . (تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو پاک ہے اور بیک میں قصور دار ہوں)

(۲) — دوسری شرط اور ضروری اور فوری قدم یہ ہے کہ معصیتوں سے توبہ کی جائے گناہوں سے اجتناب اور استراحت برتا جائے۔ حقوق کی ادائیگی ہو اس سلسلہ میں خلیفہ راشد حضرت عمر بن عبدالعزیز (م ۱۰۱ھ) کے اس ایک فرمان کا حوالہ دینے پر اکتفا کیا جاتا ہے جو انہوں نے اپنی افواج کے ایک قائد کو بھیجا۔

وہ تحریر فرماتے ہیں :

وہ اللہ کے بندہ امیر المومنین عمر کا یہ ہدایت نامہ منصور ابن غائب کے نام جبکہ امیر المومنین نے انکو اہل حرب سے اور ان اہل صلح سے جو مقابلہ میں آئیں جنگ کرنے کے لیے بھیجا ہے امیر المومنین نے انکو حکم دیا ہے کہ ہر حال میں تقویٰ اختیار کریں۔ کیونکہ اللہ کا تقویٰ بہترین سامان، موثر ترین تدبیر اور حقیقی طاقت ہے۔ امیر المومنین ان کو حکم دیتے ہیں کہ وہ اپنے اور اپنے ساتھیوں کے لیے دشمن سے زیادہ اللہ کی معصیت سے ڈریں۔ کیونکہ گناہ دشمن کی تدبیروں سے بھی زیادہ انسان کے لیے خطرناک ہے۔ ہم اپنے دشمن سے جنگ کرتے ہیں اور ان کے گناہوں کی وجہ سے ان پر غالب آجاتے ہیں۔ اگر ہم اور وہ دونوں معصیت میں برابر ہو جائیں تو وہ قوت اور تعداد میں ہم سے بڑھ کر ثابت ہوں گے۔ اپنی گناہوں سے زیادہ

کسی کی دشمنی سے چوکانہ ہوں۔ جہاں تک ممکن ہو اپنے  
گناہوں سے زیادہ کسی چیز کی فکر نہ کریں،

۳۶، ۳۵

امیرت عمر بن عبد العزیز ابن عبد الملک تم تجربا خود از دعوت و عزیت حصہ اول

③ — غیر مسلموں کو اسلام سے متعارف کرانے کی کوشش کریں۔

اور ایسے کسی موقع کو بھی ہاتھ سے نہ جانے دیں، ہمارے پاس سب سے  
بڑی طاقت وہ فطری، معقول، پرکشش اور دل و دماغ کو تسخیر کرنے والا دین  
قرآن مجید کا اعجازی صحیفہ اور نبی آخر الزماں کی دلکش اور دل آویز سیرت  
اور اسلام کی قابل فہم اور قابل عمل اور عقل سلیم کو متاثر کرنے والی تعلیمات  
ہیں جو اگر کھلے دماغ اور صاف ذہن سے پڑھی جائیں تو اپنا اثر کتنے بغیر نہیں  
رہ سکتیں۔ اور ان ہی نے دنیا کے وسیع ترین رقبہ اور تمدن و ذہین قوموں  
کو اپنا عاشق اور اپنے اوپر کاربند بنا لیا۔ اور ملک کے ملک (جو اپنی صد ہا سال  
کی تہذیبیں، فلسفے اور حکومتیں رکھتے تھے ان کے حلقہ بگوش اور ان کے  
داعی و مبلغ بن گئے۔

یہ ایک تلخ حقیقت ہے کہ مسلمانوں نے اس ملک میں اس فرض کی  
ادا نیگی میں اور اپنی اس ذمہ داری کے احساس و شعور میں بڑی کوتاہی کی۔  
اس کا نتیجہ یہ ہے کہ یہاں کی اکثریت اسلام کی ان روزمرہ کی خصوصیات،  
نشانیوں اور اذان و نماز (جو شہروں، دیہاتوں اور محلوں میں پہنچ وقتہ ہوتی ہے)  
کے بارے میں بعض اوقات ایسے سوالات کرتے ہیں کہ بجانے ان پر ہستی نے

کے اپنی کوتاہی پر رونا آنا چاہیے۔

وہ ان کے مفہوم و مطلب سے اتنے ناواقف ہیں جن کا تیس میں آنا مشکل ہے۔ ان کے سلسلے میں ایسے تجربے کثرت سے سفر کرنے والوں اور غیر مسلموں سے میل جول رکھنے والوں کو دن رات پیش آتے ہیں۔ اس مقصد کے لیے اردو انگریزی اور ہندی میں اسلام کے تعارف میں جو کتابیں لکھی گئی ہیں ان سے کام لیا جاسکتا ہے۔

(۴) — اس سب کے ساتھ اس ملک میں جس میں صد ہا سال سے مسلمان رہتے چلے آئے ہیں اور بظاہر ان کو اسی ملک میں رہنا ہے بقائے باہم (COEXISTENCE) انسانی اور شہری بنیادوں پر اتحاد و تعلق

۱۔ راقم نے اپنی کتاب ”ہندوستانی مسلمان ایک نظر میں“ اس کی طرف اشارہ کیا ہے اور اس پر اظہارِ تعجب و شکوہ۔  
 ۲۔ مثال کے طور پر ”اسلام کیا ہے“ (از مولانا منظور نعمانی)  
 ”ہندوستانی مسلمان ایک نظر میں“ (از راقم) ”رحمتِ عالم اور رسولِ وحدت“  
 (از مولانا سید سلیمان ندوی) ”محسنِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم“ (از راقم)  
 ان سب کے ہندی، انگریزی ترجمے ہو چکے ہیں۔ ”رحمۃ للعالمین“  
 (از قاضی محمد سلیمان منصور پوری) ”INTRODUCTION TO ISLAM“  
 (از ڈاکٹر حمید اللہ صاحب حیدرآبادی مقیم پیرس) ان کے علاوہ دوسری کتب میں اور سب

اور انسانی جان اور عزت و آبرو کے تحفظ اور انسان کے احترام اور اس سے محبت کی تبلیغ اور تلقین ضروری ہے جو اس ملک کی فضا کو مستقل طور پر معتدل اور پرسکون بلکہ پورا حمت اور باعزت رکھنے کی ضامن ہے اور جس کے بغیر اس ملک کی رحب کے لیے مختلف مذاہب اور تہذیبوں کا مرکز اور دیس ہونا مقدر ہو چکا ہے (ترقی اور نیک نامی الگ رہی امن و امان اور سکون و اطمینان کے ساتھ باقی رہنا بھی مشکل ہے۔

یہ تحریک ”پیام انسانیت“ کے نام سے کئی سال پہلے شروع کی گئی اور ہندوستان کے تقریباً تمام مرکزی شہروں میں اس کے بڑے بڑے جلسے ہوئے۔ جن میں خاصی تعداد میں غیر مسلم دانشور، فضلا، سیاسی کارکن اور رہنما بھی شریک ہوئے۔

اس کے تعارف اور اس کی ضرورت کی تشریح اور اس کے پیام پر خاص لٹریچر اردو، ہندی اور انگریزی میں تیار ہو چکا ہے اور اہل شوق کو آسانی کے ساتھ دستیاب ہو سکتا ہے۔

⑤ — ایک اہم بات یہ ہے کہ مسلمانوں میں رخاص طور پر جہاں مسلمان اقلیت میں ہیں اور وہاں خطرات اور آزمائشوں کا امکان ہے)

۱۔ دفتر ”پیام انسانیت“ پوسٹ بکس ۹۳ ندوۃ العلماء لکھنؤ سے یہ رسائل اور مضامین مل سکتے ہیں۔

صلح پسندی، صبر و تحمل بلکہ ایثار و فیاضی کے ساتھ عزم و ہمت، صبر و ثبات، شجاعت و دلیری کی صفت، راہِ خدا میں مصائب برداشت کرنے اور اس پر اللہ کے اجر و ثواب کی طمع اور جنت اور لقاۃ رب کا شوق اور شہادت فی سبیل اللہ کے فضائل کا استحضار بھی موجود و زندہ رہنا چاہیے۔

اس کے لیے ان کو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کے حالات اور داعیانِ اسلام کے کارناموں کا مطالعہ اور ان کا سننا سنانا جاری رکھنا چاہیے۔ جنہوں نے راہِ خدا میں بڑی بڑی تکلیفیں اٹھائیں اور قربانیاں دیں اور اس کو افضل اعمال اور قُربِ خداوندی اور حصولِ جنت کا سب سے بڑا ذریعہ سمجھا۔

کچھ عرصہ پہلے پڑھے کھے اور دیندار گھرانوں میں واقف کی ”فتوح الشام“ کا منظوم اردو ترجمہ ”مصمام الاسلام“ گھروں اور مجلسوں میں پڑھا جاتا تھا اور اس کا بڑا اثر پڑتا تھا۔ اب بھی ”حکایات صحابہؓ“ (از حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب سہانپوری رحمۃ اللہ علیہ) ”شاہنامہ اسلام“ (از حفیظ جالندھری) اور راقمِ سطور کی کتاب ”جید ایمان کی بہار آئی“ سے یہ کام لیا جاسکتا ہے ان کے مسجدوں، گھروں اور مجلسوں میں پڑھنے کا رواج ڈالنا چاہیے۔

لے یہ منشی سید عبدالرزاق صاحب کلامی کی تصنیف ہے۔ جو  
(حاشیہ بر صفحہ آئندہ)

⑥ — بڑی ضروری اور آخری بات یہ ہے کہ اس وقت ہر گھر کے ذمہ داروں، بچوں کے والدین اور موجودہ نسل کے لوگوں کو اپنے بچوں اور اپنی آئندہ نسل کو دین کی ضروریات سے، اسلامی عقائد، دینی فرائض اور اسلامی اخلاق سے واقف کرانے اور بنیادی تعلیم دینے کی ذمہ داری خود قبول کرنا ہے اور ان پر لازم ہے کہ اس کو اپنا ایسا ہی انسانی و اسلامی فرض سمجھیں جیسا بچوں کی خوراک و غذا و لباس و پوشاک صحت اور بیماری کے علاج کی ذمہ داری کو سمجھتے ہیں اور اس کا انتظام کرتے ہیں بلکہ حقیقت میں دین کی ضرورت، عقائد کی تعلیم اور صحیح اسلامی عقیدہ کی حفاظت اور تقویت کا کام ان جسمانی و طبعی ضروریات کی تکمیل اور ان کے انتظام سے بھی زیادہ ضروری ہے اور اس سے غفلت ان انسانی و جسمانی ضروریات کی تکمیل سے غفلت برتنے اور اسکے بارے میں ہلکانکاری سے کام لینے سے زیادہ خطرناک اور بُرے اثری نتائج کا سبب ہے۔

اس لیے کہ دینی تعلیم و تربیت اور صحیح اسلامی عقائد کا معاملہ ایک لافانی وابدی زندگی (حیات بعد الموت) کے انجام اور اچھے بُرے نتائج سے تعلق رکھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ صاف صاف ارشاد فرماتا ہے ۱

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قُوا أَنْفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَادًا ۝

تیرہویں صدی ہجری کے عظیم مجدد و مصلح حضرت سید احمد شہید کے خاندان سے تعلق رکھتے تھے۔ وہ دو مرتبہ مطبع منشی نول کٹر رکھنوں سے چھپ کر شائع ہوئی۔ ضرورت ہے کہ پھر اسکی طباعت و اشاعت ہو اور وہ گھروں اور مجلسوں میں پڑھ کر سنائی جائے۔

۱۔ سورہ تحریم، آیت ۶۱

القادر پرنٹنگ پریس کراچی، فون: 227748